الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

کنز العمال

جلد دہم سے معلم و متعلم کے بارے میں

چالیس احادیث مبارکہ مترجم

معلم و متعلم کے مابین تعلیمی تعلقات و علمی متعلقات پر ایک

نافعہ رسالہ

المعلم والمتعلم

مصنف

مولانا محمد الیاس رضوی مدظلہ

www.nafseislam.com

معلم اور متعلم کے مابین تعلیمی تعلقات

وہ چاردیواری جس کے اندر ہر طرف ایسا سبزہ زار ہو گویا کہ زبرجد کا فرش بچھادیا گیا ہے پھر سبزہ زار پر پودوں اور درختوں کی ایسی تزئین ذر صورت قطار ہو گویا کہ ایک ہی ہار کی لڑیاں ہیں پھر ان میں بعض پر برگ و بار کی بہار ہو اور بعض بسبب گل گل گلزار ہوں پھر بھلا کیسے ممکن ہے کہ اس چاردیواری میں داخل ہونیوالا اس منظر پر نثار نہ ہو بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے مقام سے گذرنے والا بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا تو بتائیے اس کی کیفیت کیا ہو گی جو ایسے مقام میں داخل ہو جائے ظاہر ہے اس کی آنکھیں اس حسین منظر سے ٹھنڈک پائیں گی دل کو فرحت و سرور حاصل ہوگا۔ دماغ بھینی بھینی خوشبوؤں سے معطر و معنبر ہوگا غرضیکہ ہر وہ فرد جو صرف وہاں سے گذر جائے یا وہاں مقیم ہو جائے فیضیاب ضرور ہوگا کوئی از روئے قلت تو کوئی از روئے کثرت یعنی جو جتنی صحبت اٹھائے گا اتنا ہی نفع پائے گا مگر سوال یہ ہے کہ ایسی چاردیواری ہمیں کب میسر و دستیاب ہو گی لازمی بات ہے یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ باغ کی زمین زرخیز ہو اور باغبان اپنے فن میں نہایت ہی ماہر و مخلص ہو۔ جب یہ دونوں چیزیں کامل واکمل ہوں تو اس کے نتیجہ سے حاصل ہونیوالی چیز بڑی انمول اور سود مند ہو گی جب اس بات کو بخوبی سمجھ لیا گیا تو اب ہمیں اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئیے کہ متعلم (طالب علم) کو زرخیز مٹی کی طرح ہونا چاہیئے کہ جس طرح

www.nafseislam.com

زرخیز مٹی، کھردری، پتھریلی و سیم زدہ (وہ مٹی جس میں نمکیات کی وجہ سے کھاری پن ہوجائے) نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس وہ نہایت ہی ہموار، نرم اور ترشی سے پاک ہوتی ہے اور جب اس میں تخم ریزی کی جائے تو وہ ان تخموں کو ضائع نہیں کرتی بلکہ ایک ہی بیج جو اس میں بو دیا جائے وہ ایک تن آور درخت بن جاتا ہے لہٰذا طالب علم کو چاہیئے کہ وہ ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے جو تحصیلِ علم کی راہ میں رکاوٹ بنیں بس وہ مثل زرخیز مٹی کے بن جائے کہ معلم (استاد) جو سبق پڑھائے اسے ضائع نہ کرے یونہی معلم کو بھی ایک ماہر و مخلص باغبان کی طرح ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ زمین کتنی ہی زرخیز کیوں نہ ہو جب تک باغبان اچھے اور عمدہ بیج نہیں بوئے گا اس وقت تک ہرگز بیج سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا یونہی اچھے بیج بونے کے بعد جب پودے سطح زمین پر نمودار ہوجائیں تو اس کے بعد بھی باغبان کو ان کا خیال رکھنا ہوگا یعنی جہاں ضرورت کے مطابق انہیں سیراب کرے گا اس کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر کانٹ چھانٹ بھی کرے گا پس استاد اگر ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ مخلص بھی ہو تو اپنے شاگردوں پر مہربان ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ بھی کرے تو یقیناً اس حسین چار دیواری سے ایسے افراد دستیاب ہوں گے جو ملک و ملت اور افراد معاشرہ کے لئے نہایت ہی کارآمد ثابت ہوں گے اور ان سے پھوٹنے والے چشمے جس طرف سے گذریں گے اسے سیراب و فیضیاب ہی کرتے جائیں گے۔

ایک وقت وہ بھی تھا جب ہر سو کفر و ظلمت، ظلم و جہالت کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب

www.nafseislam.com

(صلی اللہ علیہ وسلم)، نورِ حق وہدایت کے پیکر سراجاً منیراً کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اس ماہ مبین، معلّمِ کائنات نے بندگانِ خدا کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کے بے داغ اجالوں میں لا کھڑا کیا اور اپنی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (دارمی، مشکوۃ ص۳۶)

ترجمہ: میں معلّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم ہونا ایسی شان وعظمت کا حامل ہے کہ کائنات میں کسی کو ایسا اعلیٰ وارفع مقام نہ ملا ہے اور نہ ملے گا کہ آپ متعلّمِ خدا ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (سورۂ رحمٰن آیت ۱-۲)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو سکھایا ہے قرآن۔

یہی وہ ذاتِ مقدسہ ہے جو متعلّمِ ربّ العزت ہو کر معلّمِ کائنات ہوئی اور دنیا کے رہنے والوں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ میں دنیائے اسلام کی سب سے پہلی اسلامی درس گاہ قائم ہوئی اور اس اسلامی درس گاہ کو تمام درس گاہوں پر فوقیت حاصل ہے کہ اس درس گاہ کے معلّم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور متعلّم صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوئے اور یہ مقدس حضرات فیضِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے منوّر ہوئے کہ عالمِ دنیا کے لئے ہدایت کے منارۂ نور بن گئے قیامت تک مسلمان ان کی کرنوں سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

مذکورہ بالا تمہید کا مدعا یہ ہے کہ ہر وہ مقام جہاں ناظرہ تعلیم قرآن ہو یا حفظِ قرآن کا سلسلہ یا علومِ دینیہ کی تکمیل کا مرحلہ وہاں کے معلّمین

www.nafseislam.com

ومتعلمین اسوۂ مجتبیٰ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیش نظر رکھ کر احسن طریق پر ان اسلامی مراحل کو بخوبی طے کر سکتے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں کچھ گفتگو کی جاتی ہے تاکہ درس وتدریس کے مابین پیدا ہونیوالی خرابیوں کا سدِباب ہونے کے ساتھ ساتھ معلم ومتعلم کے حقوق جو ایک دوسرے پر ہیں انکی نگہداشت ہو۔ رضوی ۱۲

۱: طالب علم کے لئے تحصیل علم کے سلسلے میں پہلی کڑی

طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا علم حاصل کرنے کی سعی کرے جو منافع بخش اور سود مند ہو کیونکہ بے منفعت علم سے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے آپ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔ (مسلم مشکوٰۃ ص۲۱۶)

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے

یاد رہے کہ بے منفعت علم کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص کسی کنوئیں سے ڈول بھر بھر کے ایک ٹنکی میں ڈالتا رہے مگر اس ٹنکی میں سوراخ ہو لازمی بات ہے اس کی انتھک کوشش کے باوجود اس کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی بطورِ ذخیرہ نہ ہو سکے گا۔

۲: دوسری کڑی

طالب علم نیت میں پُرخلوص ہو کیونکہ فسادِ نیت سے محنت برباد ہو جاتی ہے اور یہ بات آخرت میں بھی بہت ہی نقصان وخسارہ والی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

www.nafseislam.com

اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ (الترغیب والترہیب راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: "لوگ صرف اپنی نیّتوں پر اٹھائے جائیں گے۔"

ایک نیک وصالح مرد کا یہ معمول تھا کہ وہ رات گئے تک سورۃ طٰہٰ پڑھا کرتے ایک روز پڑھتے پڑھتے صبح کے وقت جب سورت ختم کی تو نیند آگئی خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آسمان سے اترے اور ان کے ہاتھ میں صحیفے ہیں انہوں نے وہ صحیفے میرے سامنے پھیلائے تو میں نے دیکھا کہ اس میں سورہ طٰہٰ ہے اور سورت کے ہر کلمہ کے نیچے دس نیکیاں لکھی ہیں مگر ایک کلمہ کے نیچے دیکھا کہ کچھ نہیں ہے میں نے کہا بخدا میں نے یہ کلمہ پڑھا تھا لیکن اس کا ثواب نہ ملنے میں کیا حکمت ہے تو اس بزرگ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے بے شک تو نے یہ کلمہ پڑھا تھا اور ہم نے لکھا تھا مگر منادی نے ندا دے کر عرش سے کہا کہ اس کلمہ کا ثواب مٹا دو ہم نے مٹا دیا یہ سن کر میں خواب میں رونے لگا تو انہوں نے کہا کہ ایک شخص جا رہا تھا تو تم نے اس کو سنانے کے لئے آواز بلند کر دی تھی اس وجہ میں ریا کے باعث وہ ثواب محو ہو گیا۔ (طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص۲۵۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ فِیْ جَھَنَّمَ لَوَادِیًا تَسْتَعِیْذُ جَھَنَّمُ مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَرْبَعَمِائَۃِ مَرَّۃٍ اُعِدَّ ذٰلِکَ الْوَادِیْ لِلْمُرَائِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) الخ

(الترغیب والترہیب راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: یقیناً جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ہر دن میں

www.nafseislam.com

چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے یہ وادی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ریا کاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ (نعوذ باللہ من ذالک الوادی)

۳: تیسری کڑی

تحصیلِ علم کی غرض وغایت دنیاوی جاہ وجلال اور دُنیاوی متاع ومال نہ ہو بلکہ رضائے ذوالجلال کے لئے ہو ایسے ہی طالب حق کو دُنیا و آخرت کی عزت وشرافت سے سرفراز کیا جاتا ہے جس کا مقصود ومطلوب اور نصب العین رضائے الٰہی کا حصُول ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو کوئی وہ "علم سیکھے جس سے اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کی جاتی ہے (یعنی علم دین) صرف اس لئے کہ اس سے دنیاوی سامان حاصل کرے تو وہ قیامت کے دِن جنت کی خوشبو نہ پائے گا (احمد، ابن ماجہ، مشکوۃ ص۳۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن پڑھے اور اس کے عوض لوگوں سے کھانا مانگے وہ قیامت کے دِن اس طرح ہوگا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہو کر رہ جائے گا اس پر گوشت نہیں ہوگا (مرقات شرح مشکوٰۃ)

۴: چوتھی کڑی

علم دین کے حصول کے وقت یہ بات بھی پیش نظر رکھے کہ اس پر عمل بھی کرے گا اس کے علاوہ دوسرے تک پہنچا کر دین کی خدمت کرنے میں حتی المقدور کوشش وسعی بھی کرے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے نماز وغیرہ کے مسائل اس لئے سیکھے کہ دوسرے

لوگوں کو سکھائے گا اور جب کہ دوسرے نے اس لئے سیکھے کہ ان پر خود عمل کرے گا تو پہلا شخص اس دوسرے شخص سے افضل ہے (درمختار) یعنی جب کہ پہلے کا یہ مقصد ہو کہ عمل بھی کریگا اور تعلیم بھی دے گا۔

(بہار شریعت حصہ شانزدہم صہ ۱۹۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ۔ الخ"

(دارمی، دارقطنی، راوی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مشکوٰۃ صہ ۳۸)

ترجمہ: علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کا ذکر کرکے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کیونکر جائے گا ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیاد (رضی اللہ عنہ) تجھے تیری ماں روئے میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے کیا یہ یہود و نصاریٰ توراۃ وانجیل نہیں پڑھتے مگر ہے یہ کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔

(احمد، ابن ماجہ، ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ صہ ۳۸)

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے راستہ میں ایک پتھر پڑا دیکھا اس پر لکھا تھا کہ مجھے ملٹ کر دیکھو جب میں نے ملٹ کر دیکھا تو

www.nafseislam.com

اس پر یکھا تھا۔ " اَنْتَ لَا تَعْمَلُ بِمَا تَعْلَمُ فَکَیْفَ تَطْلُبُ الْعِلْمَ مَا لَا تَعْلَمُ " یعنی جب تم اپنے علم پر عمل نہیں کرتے تو اس کی تلاش کیوں کرتے جس کا تمہیں علم نہیں۔ (کشف المحجوب ص۱۲)

حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً فَمَا وَجَدْتُ شَیْئًا اَشَدَّ عَلَیَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ

یعنی میں نے تیس سال مجاہدہ میں گذارے لیکن علم اور اس کی متابعت سے زیادہ سخت و دشوار کوئی چیز مجھ پر نہیں گذری (کشف المحجوب ص۱۳)

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ حصول علم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اکتساب فیض کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب کیا کروں؟ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا

عَلَیْكَ بِالْعَمَلِ فَاِنَّ الْعِلْمَ بِلَا عَمَلٍ كَالْجَسَدِ بِلَا رُوْحٍ

یعنی تم عمل کو لازم کر لو کیونکہ بغیر عمل کے علم ایسا ہے جیسے بغیر روح کے بدن (کشف المحجوب ص۱۴)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ

یعنی (اہل علم وہ لوگ ہیں) جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (دارمی مشکوٰۃ ص۳۷)

حقیقت یہ ہے کہ علم و عمل کے مابین جو ربط و تعلق ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اَلْعِلْمُ وَالْعَمَلُ مُتَلَازِمَانِ یعنی علم و عمل ایک دوسرے

www.nafseislam.com

کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

۵: پانچویں کڑی

طالب علم کے لئے یہ بات بہت ہی ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو بیہودہ کاموں اور بے کار و فضول باتوں سے بچائے کیونکہ وہ جو علم حاصل کر رہا ہے اس کی شان و عظمت تو بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے لہٰذا یہ بات طالب علم کے شایانِ شان کیسے ہوسکتی ہے کہ ذلت و پستی کی طرف لے جانیوالی باتوں کو اپنائے لہٰذا جو اس روش مذموم میں ملوّث رہتا ہے دراصل وہ علم کی حقیقت سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ علم حاصل کرنے کے باوجود اس کی عظیم برکتوں سے محروم رہتا ہے اور جہلاء کے زمرے میں باقی رہتا ہے۔

اے علم دین کے طالب تو نے نہیں سنا کہ

اَلْعِلْمُ صِفَةٌ یَصِیْرُ الْجَاھِلُ بِھَا عَالِمًا

یعنی علم ایسی صفت ہے جس کے ذریعے جاہل عالم بن جاتا ہے۔

(کشف المحجوب صـ۱۳)

حضرت ابو علی ثقفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ حَیٰوۃُ الْقَلْبِ مِنَ الْجَھْلِ وَ نُوْرُ الْعَیْنِ مِنَ الظُّلْمَۃِ

یعنی علم دل کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے جہالت اور تاریکی کے مقابلے میں۔ (کشف المحجوب صـ۱۷)

۶: چھٹی کڑی

طالب علم پر لازم ہے کہ وہ سستی اور کاہلی کو قطعاً اپنے قریب نہ آنے

www.nafseislam.com

دے کہ یہ چیزیں متعلم کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں ہمارے اسلاف و اکابرین کے حالات اس سلسلے میں واضح طور پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ انہوں نے بڑی جدوجہد اور استقامت کے ساتھ علم دین حاصل کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَھِرَ اللَّیَالِیْ

یعنی بلندیوں کا جو طالب ہوتا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے۔

۷: ساتویں کڑی

وہ اوقات اور وہ ساعتیں جو طلب علم میں خرچ ہوتی ہیں ان پر طالبعلم بیزاری کا اظہار نہ کرے بلکہ اوقاتِ تعلیم میں دل جمعی کے ساتھ اپنے اسباق یاد کرے اور یہ فکر ہمیشہ کے لئے اپنے سے دور کر دے کہ کب چھٹی ہو اور میں اپنے گھر جاؤں اے علم دین کے طالب اگر نہیں جانتا تو سن کہ جتنا وقت اس راہ میں خرچ ہوتا ہے وہ سب فی سبیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہو رہا ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی جاتی ہے حقیقت میں وہ جمع ہو جاتی ہے اور ایسی محفوظ ہو جاتی ہے کہ اس کے ڈوبنے، جلنے یا چوری ہونے کا کوئی معمولی سا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَآئِھَا

(دارمی، مشکوٰۃ ص ۳۶)

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی علم کا درس تمام رات بیداری سے افضل ہے،

www.nafseislam.com

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ایسے ہی دن میں کچھ دیر علم کا شغلہ تمام دن کی عبادت سے افضل ہے عبادت سے مراد نفلی عبادات ہیں یہ مطلب نہیں کہ فرائض چھوڑ کر علم سیکھے۔

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص۲۱۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ

(دارمی، ترمذی، مشکوٰۃ ص۳۴ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: "جو علم کی طلب میں نکلتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔

۸: آٹھویں کڑی

قابل اور مخلص استاد اور اچھے ماحول میں تعلیم حاصل کرے اگرچہ فاصلہ، مسافت زیادہ ہو یونہی عمر کی زیادتی پر مایوس نہ ہو کہ اتنی عمر گذر گئی اب کیا ثواب حاصل ہو گا بلکہ استقلال و استقامت کے ساتھ تحصیل علم کرے۔

حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا۔

اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ

(مسلم، مشکوٰۃ ص۳۷)

ترجمہ: یعنی "یہ علم دین ہے لہٰذا غور کرو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔"

حدیث مبارکہ ہے ارشاد فرمایا!

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ (کشف المحجوب ص۱۱)

www.nafseislam.com

ترجمہ: علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہو۔
صوفیائے کرام فرماتے ہیں۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ

(مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل صہ ۲۰۳)

ترجمہ: یعنی گہوارہ سے قبر تک علم سیکھو۔

۹: نویں کڑی

طالب علم دوران سبق یعنی تعلیم کے اسباق کے دوران ان کو سمجھنے کی کوشش کرے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو استاد کی خدمت میں نہایت ہی ادب کے ساتھ دوبارہ درخواست کرے تاکہ سبق کے مضمون میں کوئی اشکال باقی نہ رہے یہی وہ چیز ہے جس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے یونہی اہم اور ضروری باتوں کو لکھ کر محفوظ کرے اور ایسی باتوں سے اجتناب کرے جن سے نسیان پیدا ہوتا ہے کیونکہ علم کی آفت نسیان ہے

۱۰: دسویں کڑی

علم دین حاصل کرنے میں ہرگز یہ نیت نہیں ہونی چاہیئے کہ سیکھ کر علماء سے مقابلہ کروں گا یا جاہلوں پر رعب جھاڑوں گا یونہی مجھے علم حاصل ہوجانے پر غرور و تکبر نہ کرے کہ دوسروں کو خاطر میں نہ لائے اور ان کو حقارت سے دیکھے بلکہ اس بات پر کاربند رہے کہ جیسے جیسے علم حاصل ہوتا رہے ویسے ویسے عاجزی و انکساری بڑھتی ہی رہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

www.nafseislam.com

جس نے علم کو اس لئے طلب کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے گا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۳۴ راوی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ)

اس کے برعکس عاجزی و انکساری کو اپنانا دنیا و آخرت کی سعادت ہے اور ایک حامل علم کے نمایاں شان یہی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آ گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یہ ابوذر ہیں جو آ رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم ملائکہ ابوذر کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہ (یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) یہاں سے زیادہ ہمارے ہاں مشہور ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کس وجہ سے انہیں یہ فضیلت ملی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔

لِصِغَرِہٖ فِیْ نَفْسِہٖ وَکَثْرَۃِ قِرَآءَتِہٖ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (تفسیر کبیر بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص۷۱۳)

یعنی ایک تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو اپنے دل میں چھوٹا سمجھتے ہیں دوسرا قل ھو اللہ احد کی کثرت سے قرأت کرتے ہیں۔

۱۱: گیارہویں کڑی

طالب علم اپنے ہم سبق ساتھیوں سے حسن طریقہ کا برتاؤ کرے یونہی ایسی چیزوں سے اجتناب کرے جو مدرسے کے ماحول کو پراگندہ کرنے والی ہوں

www.nafseislam.com

اس کے ساتھ ساتھ مدرسے سے باہر بھی اس کا کردار مثالی و عالی ہو اس سلسلے میں چند باتیں تحریر ہوتی ہیں

الف: کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

ب: دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے بلکہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔

ج: قہقہہ و ٹھٹھا بازی سے اجتناب کرے۔

د: اپنی صورت و سیرت، اپنے علم و فن، اپنی عزت و شہرت، اپنے مال و دولت اور یونہی خوبیوں پر ہرگز کبھی مغرور نہ ہو۔

ہ: غصہ، حسد، کینہ، بغض، غیبت، چغلی، جھوٹ اور دیگر برائیوں سے اجتناب کرے

و: حلم، بردباری اور برداشت کرنے کی عادت بنائے۔

ز: جہاں تک ہو سکے دوسروں کو دین و دنیا کا فائدہ پہنچانا ہے اور ہرگز کسی اسلامی بھائی کو نقصان نہ پہنچائے۔

ح: ہر ایک سے عاجزی و انکساری کے ساتھ سب کی خدمت کرنے کا جذبہ مثالی اپنے اندر پیدا کرے اور ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے

ط: ہر بات اور ہر کام میں شریعت و سنت کی پابندی کا خیال رکھے۔

ک: نمازوں کو حسن خوبی کے ساتھ ان کے اوقات میں ادا کرے اور تلاوت قرآن حکیم پر مداومت رکھے۔

گ: اگر ہر ایک کے بیٹھنے کا مقام متعین و مقرر ہے تو فبہا ورنہ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کا اصرار نہ کرے بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔

ل: کسی کے جسمانی عیب پر یا پڑھائی میں غلطی ہو جانے پر مذاق و تمسخر نہ کرے

م: دوران تعلیم ادھر ادھر کی غیر ضروری باتوں سے بلکہ ہر ایک بات کو

www.nafseislam.com

چھوڑ کر اپنے سبق کی طرف توجہ دے اور استاد کے دیئے ہوئے سبق کی تکرار کرے
یعنی استاد جتنا بھی سبق دے اس پر اکتفا کرے اور اسے ذہن نشین کرے
زیادتی سبق کا تقاضا نہ کرے کیونکہ استاد شاگرد کی کیفیت کو بہتر جانتا ہے۔

بارہویں کڑی

استاد کی تعظیم و تکریم اور احترام شاگرد پر واجب ہے کیونکہ ادب کے بغیر علم تو شاید حاصل ہو جائے مگر فیضانِ علم، انوارِ علم اور برکاتِ علم سے یقیناً محرومی ہوتی ہے اسے یوں سمجھیئے۔ "با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ (الترغیب والترہیب راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: علم دین سیکھو اور دینی علم کے لئے وقار و سنجیدگی سیکھو اور ان سے متواضعانہ و خاکسارانہ برتاؤ رکھو جن سے تم دین کا علم سیکھتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَوْلَاهُ

(طبرانی راوی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، فتاوی رضویہ جلد دہم صفحہ ۹۸، مقاصد حسنہ صفحہ ۴۱۸)

ترجمہ: جس نے کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) سے ایک آیت سکھائی تو وہ (سکھانے والا) اس سیکھنے والے کا سردار ہوا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مَنْ عَلَّمَنِيْ حَرْفًا فَقَدْ صَيَّرَنِيْ عَبْدًا اِنْ شَآءَ بَاعَ وَاِنْ شَآءَ اَعْتَقَ۔

www.nafseislam.com

ترجمہ: جس نے مجھے ایک حرف سکھایا تو اس نے مجھے غلام بنا لیا (پھر اس کی مرضی ہے کہ) چاہے تو بیچے اور اگر وہ چاہے تو آزاد کر دے

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۲)

حضرت شعبہ بن حجاج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

مَا كَتَبْتُ عَنْ اَحَدٍ حَدِيْثًا اِلَّا وَكُنْتُ لَهٗ عَبْدًا مَا حَيِيْ

ترجمہ: جس کسی سے میں نے ایک حدیث لکھی تو تمام زندگی میں اس کا غلام ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۲، مقاصد حسنہ صفحہ ۴۱۸)

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً مُنْذُ مَاتَ حَمَّادٌ اِلَّا اسْتَغْفَرْتُ لَهٗ مَعَ وَالِدِيْ وَمَا مَدَدْتُ رِجْلِيْ نَحْوَ دَارِهٖ وَاِنَّ بَيْتِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُ سِكَكٍ

(الخیرات الحسان مترجم صفحہ ۱۹۷)

ترجمہ: یعنی جب سے حضرت حماد علیہ الرحمتہ (جو امام اعظم کے استاد تھے) کا وصال ہوا ہے میں ہر نماز کے بعد ان کے لئے استغفار کرتا ہوں اور (اپنے والد محترم کے لئے بھی اور میں نے کبھی ان (یعنی استاد محترم) کے گھر کی طرف اپنے پیر نہیں پھیلائے اگرچہ میرے اور ان کے گھر کے درمیان سات گلیاں ہیں"

طالب علم استاد کا ادب کرے اس کے حقوق کی محافظت کرے۔ اور مال سے اس کی خدمت کرے اگر استاد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس میں پیروی نہ کرے استاد کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے زیادہ جانے

(عالمگیری، بہارِ شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۱۹۳)

"عین العلم" میں ہے

يَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ فَالْعُقُوْقُ مِنَ الْكَبَائِرِ وَيُقَدِّمُ حَقَّ الْمُعَلِّمِ

www.nafseislam.com

مَنْ حَقِّهِمَا فَهُوَ سَبَبُ حَيٰوۃِ الرُّوْحِ۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم ص۴۵۲)

ترجمہ: والدین سے حسنِ سلوک کرے کیونکہ ان کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور والدین کے حق پر استاذ کے حق کو ترجیح دے کیونکہ وہ (استاذ) رُوح کی حیات کا سبب ہے۔

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابو معاویہ ضریر کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے جب آفتابہ (ڈھکنے والا دستہ لگا ہوا لوٹا) اور چلیمچی (ہاتھ منہ دھونے کا برتن) ہاتھ دھونے کے لئے لائی گئی تو ہارون رشید نے چلیمچی خدمتگار کو دی اور آفتابہ خود لے کر ان کے ہاتھ دُھلائے اور کہا آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ کہا نہیں، کہا ہارون۔ لہٰذا دعا دیتے ہوئے کہا، جیسی آپ نے علم کی عزّت کی ایسی ہی اللہ تعالیٰ آپ کی عزت کرے ہارون رشید نے کہا۔ اس دُعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا۔

(تاریخ الخلفاء ملفوظات اعلیٰ حضرت حصّہ اوّل ص۸۹)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

حَقُّ الْعَالِمِ عَلَى الْجَاهِلِ وَحَقُّ الْاُسْتَاذِ عَلَى التِّلْمِيْذِ وَاحِدٌ عَلَى السَّوَاءِ وَهُوَ اَنْ لَّا يَفْتَتِحَ بِالْكَلَامِ قَبْلَهٗ وَلَا يَجْلِسَ مَكَانَهٗ وَاِنْ غَابَ وَلَا يَرُدَّ عَلَيْهِ كَلَامَهٗ وَلَا يَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَشْيِهٖ

ترجمہ: یعنی عالم کا حق غیر عالم پر اور استاذ کا حق شاگرد پر یکساں ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے بات شروع نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اس کی غیر حاضری میں بھی نہ بیٹھے اور اس کا کلام رد نہ کرے اور چلنے میں اس سے آگے نہ بڑھے۔ رضوی ۱۲

ہارون رشید بادشاہ نے مامون رشید کی تعلیم کے لیے حضرت امام کِسائی

www.nafseislam.com

سے (جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد اور اَجِلّۂ عُلَمائے قرائے سبعہ میں سے ہیں) عرض کیا فرمایا میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے ہارون رشید نے عرض کی وہ وہیں آجایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو فرمایا یہ نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا دیکھا کہ امام کسائی اپنے ہاتھ دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے بادشاہ غضبناک ہو کر اترا اور مامون رشید کو کوڑا مارا اور کہا! او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لیے دیئے ہیں ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صـ۸۶)

۱۳: تیرھویں کڑی

عالم و متعلم کو علم کی توقیر کرنی چاہیئے یہ نہ ہو کہ زمین پر کتابیں رکھے! خانہ پیشاب کے بعد کتابیں چھونا چاہے تو وضو کر لینا مستحب ہے وضو نہ کرے تو ہاتھ ہی دھو لے پھر کتابیں چھوئے۔ (عالمگیری بہار شریعت حصہ شانزدہم صـ۱۹۳)

۱۴: چودھویں کڑی

معلّم اگر ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو پانچ باتیں اس پر لازم ہیں۔

الف: تعلیم پر اجرت لینا شرط نہ کرے اگر کوئی خود دیدے تو لے ورنہ کچھ نہ کہے۔

ب: باوضو رہے۔

ج: خیر خواہانہ تعلیم دے توجہ کے ساتھ پڑھائے۔

www.nafseislam.com

د : لڑکوں میں جھگڑا ہو تو عدل و انصاف سے کام لے یہ نہ ہو کہ مالداروں کے بچوں کی طرف زیادہ توجہ دے غریبوں کے بچوں کی طرف کم۔

ھ : بچوں کو زیادہ نہ مارے مارنے میں حد سے زیادہ تجاوز کرے گا تو قیامت کے دن محاسبہ دینا پڑے گا۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت حصۂ شانزدہم صـ ۱۹۳)

استاذ بچوں کو پڑھنے یا شرارت کرنے پر سزائیں دے سکتا ہے مگر یہ کلیہ پیشِ نظر ہونا چاہیئے کہ اپنا بچہ ہوتا تو اسے بھی اتنی سزا دیتا؟ بلکہ ظاہر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے بچہ کی تعلیم و تربیت کا جتنا خیال ہوتا ہے دوسرے کا اتنا خیال نہیں ہوتا۔ تو اگر اس کام پر اپنے بچہ کو نہ مارا یا کم مارا اور دوسرے بچہ کو زیادہ مارا تو معلوم ہوا کہ یہ مارنا محض غصہ اتارنے کے لیئے ہے اصلاح کرنا مقصود نہیں ورنہ اپنے بچے کی اصلاح کا زیادہ خیال ہوتا۔

(بہارِ شریعت حصہ شانزدہم صـ ۱۹۱)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زدن معلم مرکودکان را وقتِ حاجت بقدرِ حاجت محض بغرضِ تنبیہہ و اصلاح و نصیحت ہے بے تفرقہ اجرت و عدم اجرت رواست اما باید کہ بدست زنند نہ بچوب و در کرتنے برسہ بار نیفزانید (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صـ ۱۴۴)

ترجمہ : ضرورت کے وقت استاذ کا بچوں کو بقدرِ حاجت صرف تنبیہہ و اصلاح اور نصیحت کی غرض سے مارنا جائز ہے چاہے معلم اجرت پر پڑھاتا ہو یا بلا اجرت لیکن چاہیئے کہ ہاتھ سے مارے نہ کہ لکڑی سے اور تین ضربوں سے زیادہ نہ بڑھائے۔ رضوی ۱۲

یوں سمجھیئے کہ معلم کی مثال ایک مالی کی طرح ہے جو اپنے باغ کے پودوں سے انس و محبت رکھتا ہے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ کسی پودے میں ایسی زیادتی

www.nafseislam.com

ہو گئی ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے تو وہ اس پودے میں تراش خراش کرتا ہے اور یہ کام سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے اس صورت میں وہ پودا نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی افزائش پاتا ہے اور مالی کو عمدہ پھول فراہم کرتا ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور دل راحت پاتا ہے اس کے برعکس اگر تراش خراش میں بے خیالی سے کام لیا جائے تو اس پودے کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ بسا اوقات پودہ مرجھا کر ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ رضوی ۱۲

سوال: کیا استاذ اس بچے سے اپنا کوئی کام کروا سکتا ہے جو اس کے پاس پڑھ رہا ہے؟

جواب: اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۶)

۱۵: پندرھویں کڑی

شاگردوں کے نزدیک حلم و بردباری، شفقت و محبت اور خلوص جیسی صفات سے متصف استاذ بہت ہی محبوب ہوتا ہے لہٰذا استاذ کو ان صفات کا حامل ہونا چاہیئے استاذ کی ایک خاصیت یہ بھی ہو کہ اس میں ولولہ اور جوش ہو اور وہ اچھی کارکردگی پر اپنے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کرے تا کہ ان کی تخلیقی صلاحیتیں پورے طور پر نشو و نما پا سکیں۔

استاذ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ متعصب اور تنگ نظر نہ ہو شاگردوں کے مابین حق و انصاف قائم رکھے اور ہر طالب علم پر یکساں توجہ دے تا کہ کوئی احساس کمتری کا شکار نہ ہو کیونکہ احساس کمتری ایسی دیمک ہے جو بہترین صلاحیتوں کو لکڑی کی طرح چاٹ جاتی ہے۔

www.nafseislam.com

استاذ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اخلاق سے گری ہوئی باتیں نہ کرے کیونکہ یہ چیز استاذ کی سنجیدگی اور وقار کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے شاگرد بھی چرب زبان ہو جاتے ہیں یوں ایک معیار و امتیاز جو معلم و متعلم کے مابین قائم رہنا چاہیئے وہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔

استاذ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تمام متعلمین کو اپنے بچوں کی طرح سمجھے کسی ایک کی طرف بھی بری نگاہ ڈالنا ایسی آفت ہے کہ اس سے اعتماد و اعتقاد اور تعظیم و تکریم کی وہ عظیم عمارت جو شاگردوں کے ذہن میں قائم ہوتی ہے ٹوٹ پھوٹ کر منہدم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ یہ چیز نسیان کا سبب بنتی ہے جو صاحب علم کے لئے بہت بڑی آفت ہے۔ رضوی ۱۲۔

ابو عمرو امام القراء قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک نوعمر حسین و جمیل لڑکا تعلیم قرآن کے لئے پہنچا تو انہوں نے اس کو بری نیت سے دیکھا جس کے نتیجے میں اسی وقت (الحمد) کے الف سے لے کر (من الجنۃ والناس) کے سین تک تمام قرآن بھول گئے (معاذ اللہ) چنانچہ گھبرائے ہوئے حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرا زار و قطار روتے ہوئے سنایا

حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ نے حکم دیا کہ ایام حج قریب ہیں پہلے حج ادا کرو اور حج کی ادائیگی کے بعد مسجد خیف پہنچ جانا وہاں تمہیں محراب مسجد میں ایک صاحب مصروف عبادت ملیں گے جب وہ عبادات سے فراغت پالیں تو ان سے دعا کی درخواست کرنا۔ ابو عمرو نے ایسا ہی کیا چنانچہ جب وہ ادائیگی کے بعد مسجد خیف پہنچے تو انہوں نے بزرگ کو پایا۔ ابو عمرو کہتے ہیں۔

(من پیش او رفتم وسلام کردم وگفتم اللہ اللہ مرا فریاد رس وحال باز گفتم)

یعنی میں ان کے سامنے گیا اور سلام کیا اور عرض کی ﷲ میری فریاد کو پہنچیے

www.nafseislam.com

پھر میں نے اپنا حال بیان کیا۔ چنانچہ بزرگ نے میرے لئے دعا کی تو مجھ کو قرآن حکیم دوبارہ یاد ہو گیا۔ ابو عمرو کہتے ہیں!

(من از شادی در پایش افتادم)

یعنی میں خوشی سے ان کے قدموں میں گر پڑا۔

(تذکرۃ الاولیا جلد اول صفحہ بالاختصار)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ مَلَأَ عَيْنَهُ مِنَ الْحَرَامِ مَلَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَيْنَهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے بھرا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔

(مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ ۳۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جسے قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۲)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں ان میں

www.nafseislam.com

سے بڑی خوف ناک چیز قومِ لوط کا کام ہے۔

۱۶: سولہویں کڑی

دینِ اسلام کا معلم ہو یا متعلم وہ اس بات کو یقین کامل کے ساتھ مکین قلب بنالے کہ سکھانے والا جو سکھا رہا ہے اور سیکھنے والا جو سیکھ رہا ہے وہ نہایت ہی عظمت و حشمت والا سرمایہ سرمدی ہے جس کا بدل دنیا کی گرانقدر چیز بھی نہیں ہوسکتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّقْوٰی تُعَلِّمُ مَنْ یَعْلَمُ (کشف المحجوب صفحہ ۳۷)

ترجمہ: یقیناً کمال پرہیزگاری یہ ہے کہ تو علم سکھائے اسے جو علم نہ جانے

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فردے صالح پسرش را معلمی معلمی معین کرد ہمیں کہ آخوند سورہ فاتحہ آموختند پدر چار ہزار دینار شکر فرستاد معلم گفت ہنوز چہ دیدہ اند کہ اینہا بخشیدہ اند۔ پدر گفت زیں بار پسرم را معلم نباشی کہ عظمتِ قرآن در دل نداری والعیاذ باللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۴۲)

ترجمہ: یعنی ایک نیک صالح مرد نے اپنے بیٹے کی تعلیم کے لئے ایک معلم مقرر کیا ابھی استاذ نے سورۂ فاتحہ ہی سکھائی تھی کہ اس صالح مرد نے چار ہزار دینار بطور شکرانہ استاذ کو بھیجے استاذ نے کہا ابھی انہوں نے کیا دیکھا کہ اتنا مال بخشا ہے بچے کے والد بزرگوار نے معلم سے کہا کہ آئندہ میرے بیٹے کو مت پڑھانا کہ تیرے دل میں عظمتِ قرآن نہیں ہے۔ رضوی ۱۲

(والعیاذ باللہ)

www.nafseislam.com

حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کَمَا خَتَمَ حَمَّادٌ وَلَدُہٗ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اَعْطَی الْمُعَلِّمَ خَمْسَمِائَۃِ دِرْہَمٍ (الخیرات الحسان مترجم صـ۱۳۳)

ترجمہ: یعنی جب (امام اعظم علیہ الرحمۃ) کے صاحبزادے حضرت حماد نے سورۂ فاتحہ ختم کی تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے ان کے استاذ کو پانچسو درہم دیئے۔

۱۷: سترھویں کڑی

معلم کو چاہیئے کہ وہ علم کے بتانے میں بخل سے کام نہ لے یونہی متعلم کو چاہیئے کہ وہ جو باتیں استاذ سے سیکھے اسے ذہن میں محفوظ کرے وقت ضرورت لکھ کر محفوظ کرلے اور گفتار وکردار سے علم کی تکرار کرتا رہے یاد رہے کہ باران رحمت تو ہر سو برستی ہے مگر فیضیاب وہی زمین ہوتی ہے جو باران رحمت کو اپنے قالب میں جذب کرلیتی ہے مختصر یہ کہ معلم و متعلم علم میں بخل سے ہرگز کام نہ لیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی جسے وہ جانتا ہے پھر اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام لگادی جائے گی۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی۔ ابن ماجہ مشکوٰۃ صـ۳۴ راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ عالم و متعلم کو علم میں بخل نہیں کرنا چاہیئے مثلاً اس سے عاریت کے طور پر کوئی کتاب مانگے یا اس سے مسئلہ سمجھنا چاہے تو انکار نہ کرے کتاب دیدے۔ مسئلہ سمجھادے حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص علم میں بخل کرے گا تین باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہوجائے گا۔ یا وہ مرجائے گا۔ اور اس کا علم جاتا رہے گا یا بادشاہ کی طرف

www.nafseislam.com

سے کسی بلا میں مبتلا ہو گا یا علم بھول جائے گا۔

(بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۱۹۳)

مندرجہ بالا باتیں جو بخلِ علم کے سلسلے میں لکھی گئیں ان کو پڑھ کر بغیر سوچے سمجھے مطلق کسی پر حکم کر دینا بھی نادانی ہے مثلاً کسی نے کتاب مانگی اور اس نے نہ دی تو فوراً کہہ دیا کہ تم بخل کرتے ہو حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اسے خود اس کتاب کی ضرورت ہو یا پہلے کئی کتابیں اس طرح عاریۃً دینے کی وجہ سے ضائع ہو چکی ہوں اس خوف سے نہ دیتا ہو۔ یونہی کسی مفتی صاحب سے کسی نے پوچھا انہوں نے جواب دیا تو پروپیگنڈہ شروع کر دینا کہ یہ مغرور ہیں بخل سے کام لیتے ہیں نہایت ہی گھٹیا بات ہے ہو سکتا ہے کہ پوچھنے والے نے ایسا مسئلہ پوچھا ہو جس کا جواب دینا ہی مفتی پر واجب نہ ہو اس طرح اس بات کا بھی خیال رکھے کہ اگر کوئی بات معلوم نہ ہو تو شاگرد کے پوچھنے پر اپنی طرف سے معذوری ظاہر کر دے اس کے برعکس بغیر علم کے کوئی بات بتا دینا اور اس سے کوئی غرض نہ ہو کہ یہ بات صحیح ہے یا غلط ایسا وہی کرتے ہیں جنہیں اپنی عزت و ناموس پیاری ہوتی ہے حالانکہ عزت و وقار اسی میں ہے کہ جو چیز معلوم نہ ہو تو کہہ دے کہ مجھے نہیں معلوم دوسرے سے پوچھ لو یا بعد میں تلاش کر کے بتا دوں گا اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے (آمین) رضوی ۱۲

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اے لوگو! جو کوئی کچھ جانتا ہو تو بیان کر دے اور جو نہ جانتا ہو وہ کہہ دے "اَللّٰہُ اَعْلَمُ" یعنی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کیونکہ علم یہی ہے کہ جب تم نہ جانو تو کہہ دو "اَللّٰہُ اَعْلَمُ" الخ (متفق علیہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲)

www.nafseislam.com

اور علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور بے شک علم کے طلب کرنے والے کیلئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ مچھلیاں سمندر میں "اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔"

(ابن عبد البر فی العلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲: "ایک گھڑی علم کی طلب و تلاش کرنا پوری رات قیام کرنے سے بہتر ہے اور ایک دن علم کی تلاش و طلب کرنا تین ماہ کے روزوں سے بہتر ہے۔"

(الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳: "علم، اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے اور جس نے علم سکھایا (تو) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کا اجر و ثواب پورا کرے گا۔ اور جو (علم) سیکھ کر (اس پر) عمل کرے گا (تو) اسے (وہ) سکھائے گا جو وہ نہیں جانتا۔"

(ابو الشیخ عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۴: "علم میری اور مجھ سے پہلے کے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث ہے۔"

(الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۵: "عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہے۔"

(ابن عبد البر فی العلم عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

درس: عالم دین کا اپنے منصب دین کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امین (امانت دار) کے رتبہ سے مشرف ہونا ہے جبکہ منصب دینی ذمہ داریوں میں کوتاہی و لاپرواہی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیانت کا مرتکب ہونا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.nafseislam.com

٦: "عالم، علم اور عمل جنت میں ہیں پس جب عالم اس پر عمل نہیں کرے گا جسے وُہ جانتا ہے (تو) علم اور عمل جنت میں ہوں گے اور عالم (جہنم کی) آگ میں ہوگا
(الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٧: "علماء انبیاء (کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین ہیں۔ آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے لئے استغفار کرتی ہیں قیامت تک جب وہ فوت ہو جاتے ہیں۔"
(ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٨: "جب تم جنّت کے باغات سے گذرو تو کچھ چر لیا کرو۔ کسی نے عرض کی۔ کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ علم کی مجالس (اجتماعات)
(الطبرانی فی الکبیر عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

٩: "جو ایسا راستہ چلے جس میں وہ علم کی طلب کرے (تو) اللہ تعالےٰ اس کے لئے آسان کر دے گا وہ راہ جو جنت کی طرف ہے"
(الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

١٠: "جس نے علم کی طلب و تلاش کی (تو) وُہ تلاش گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہو گی۔"
(الترمذی عن سنجبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

١١: "جس نے علم کی تلاش کی تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔"
(ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

١٢: "جس کسی کو علم سکھایا تو اس کیلئے اسکا اجر و ثواب ہے جو اس پر عمل کرے (اور عمل کرنے والے کے اجر و ثواب سے بھی) کمی نہیں ہو گی۔"
(ابن ماجۃ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.nafseislam.com

۱۳: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں فقیہ (علم شریعت کا ماہر) بنا دیتا ہے۔

(احمد، البیہقی عن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، احمد، الترمذی عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۴: جو صبح و شام جائے اس حال میں (کہ) وہ اپنا دین سکھانے میں (مصروف) ہو تو وہ جنت میں ہے"

(ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۵: طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس چیز کی رضا کے لئے جو وہ طلب کرتا ہے۔"

(ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۶: علم کا متلاشی (تلاش کرنیوالا) جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسا مُردوں کے درمیان زندہ۔

(العسکری فی الصحابۃ وابو موسیٰ فی الذیل عن حسان ابی سنان مرسلاً)

۱۷: تو صبح کر اس حال میں (کہ) عالم ہو متعلم یا دھیان سے (دین کی باتیں) سننے والا یا محبت کرنے والا (عالم دین سے علم دین کی وجہ سے) اور تو پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔"

(البزار، الطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۸: بے شک اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں لوگوں کو بھلائی (کی باتیں) سکھانے والے کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

(الطبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.nafseislam.com

۱۹: جس دل میں حکمت و دانائی سے کچھ نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے پس تم سیکھو اور سکھاؤ اور (دین میں) سمجھ حاصل کرو اور جاہلوں کی موت مت مرو کیونکہ اللہ تعالیٰ لاعلمی کا عذر قبول نہیں فرماتا۔

(ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۰: (علماء کرام) کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔

(الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۲۱: عالم کی دو رکعت (نماز پڑھنا) غیر عالم کی ستر رکعت (نماز پڑھنے سے) افضل ہے۔

(ابن النجار عن محمد بن علی مرسلاً)

۲۲: مؤمن عالم کو مؤمن عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے۔

(ابن عبدالبر عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۲۳: تھوڑا عمل (بھی) علم کے ساتھ نفع دیتا ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔

(الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۴) ہر چیز کے لئے ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔

(الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۲۵) جس نے میری اُمت کو ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس کے ذریعے سُنّت کو قائم کیا جائے یا بدعت کو ختم کیا جائے تو وہ جنت میں ہے۔

(ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۲۶) جو شخص قدم اٹھائے تاکہ وہ علم سیکھے (تو) اس کے قدم اٹھانے سے پہلے اس کے (گناہوں کو) معاف کر دیا جاتا ہے۔

(الشیرازی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

www.nafseislam.com

۲۷: "جو کوئی میری سنت سے چالیس احادیث مبارکہ یاد کر کے میری امت کو پہنچائے (تو) میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کر دوں گا۔"

(ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۸: "جس نے کتاب اللہ (قرآن) کی ایک آیت یا علم (دین) کا ایک باب سکھایا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کا اجر و ثواب بڑھائے گا۔"

(ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۹: "فقہ کا طلب کرنا ہر مسلمان پر لازم و واجب ہے۔"

(الحاکم فی تاریخہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۰: "جس نے علم کا ایک باب حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے نفس کی اصلاح کرے یا اپنے بعد والے کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ریگستان کی ریت کے برابر اجر لکھا ہے۔"

(ابن عساکر عن ابان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۱: "جو علم کی طلب میں ہے (تو) جنت اس کی طلب میں ہے اور جو معصیت کی طلب میں ہے (تو جہنم کی) آگ اس کی طلب میں ہے۔"

(ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳۲: "جب تو علم کا ایک باب سیکھے گا (تو وہ) تیرے لئے ہزار رکعت مقبول نفلی نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور جب تو وہ علم لوگوں کو سکھائے گا اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تو وہ تیرے لئے ہزار رکعت مقبول نفلی نماز سے بہتر ہے۔"

(الدیلمی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۳: "جس نے دو حدیثیں سیکھیں تو وہ نفع دیتا ہے ان کے ذریعے اپنی جان کو یا وہ اپنے سوا کو دو حدیثیں سکھاتا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ

www.nafseislam.com

اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

(الدیلمی عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۴: جس شخص نے ایک کلمہ یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے اس چیز سے سیکھے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا پھر ان کا علم رکھا اور انہیں سکھایا تو وُہ جنت میں داخل ہوا۔

(ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۵: "تم علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور تم فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ"

(الدارقطنی عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۶: نہیں ہے کوئی شخص مگر اس کے دروازے پر دو فرشتے ہوتے ہیں پس جب وہ نکلتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں صبح کر اس حال میں کہ تو عالم ہو یا متعلم اور تو تیسرا نہ ہونا۔

(ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۷: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے پیارے بیٹے تو علماء کی مجالس کو لازم کر اور علماء کا کلام غور سے سن کیونکہ اللہ عزوجل مردہ دل کو حکمت کے نور سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔

(الطبرانی فی الکبیر والرامھرمزی فی الامثال عن ابی امامۃ وسندہ ضعیف)

۳۸: بے شک افضل ہدیہ یا افضل عطیہ کلام حکمت کا کلمہ ہے بندہ اسے سنتا ہے پھر اسے سیکھتا ہے اس کے بعد اسے اپنے بھائی کو سکھاتا ہے تو یہ اس کے لئے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

(تمام وابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وفیہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن البالسی مھتم)

۳۹: حکمت کی بات جسے آدمی سنتا ہے وہ اس کے لئے ایک سال کی عبادت سے

www.nafseislam.com

بہتر ہے اور علمی مذاکرہ کے وقت ایک ساعت بیٹھنا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

(الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۰: ہر چیز کے لئے ستون ہے اور اسلام کا ستون دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) ہے اور ضرور ایک فقیہ (احکام شرعیہ کا تفصیلی علم رکھنے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قد اخذت ہذہ الاحادیث الکریمۃ کلہا من کنز العمال الجزء العاشر وترجمتہا بالاردویۃ لینفع بہا عامۃ المسلمین واسال اللہ ان یغفرلی ولسائر المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

www.nafseislam.com